دو بلند رُتبہ شخصیات

09-February-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

09 فروری، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

دوبلند رُتبہ شخصیات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...2 بلند رُتبہ شخصیات
- ✿...جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سلام کیا
- ✿...اللہ و رسول مُعَاوِیہ سے محبت کرتے ہیں
- ✿...حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعارف

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

معجم کبیر کی روایت ہے، پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔(1) ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی بہترین الفاظ میں) درودِ پاک پڑھو۔(2)

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) | تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخل کروادیتی ہے۔(3)

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان

---

1 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:212، حدیث:2663۔
2 ... مصنف عبد الرزاق، جلد:2، صفحہ:140، حدیث:3116۔
3 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا باادب بیٹھوں گا خوب توَجُّہ سے بیان سُنوں گا جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

2بلند رُتبہ شخصیات

پیارے اسلامی بھائیو! تاریخِ اسلام کی 2 بہت بلند رُتبہ شخصیات ہیں، جن کو اللہ پاک نے پاکیزہ سیرت و کردار، تقویٰ و پرہیز گار، اِخلاص ولِلّٰہِیَّت، خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ جیسی عظیم نعمتوں کے ساتھ ساتھ دُنیا میں تاج و تخت و حکومت سے بھی نوازا اور الحمد للہ! ان دونوں ہی نے عدل واِنصاف کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے بہت اچھے انداز میں تخت و حکومت کی ذِمَّہ داریاں انجام دِیں۔ **ان 2 بلند رُتبہ شخصیات میں (1): ایک تو صحابیٔ رسول ہیں اور ان کا نام پاک ہے: حضرت امیرِ مُعاویہ** رَضِیَ اللہُ عنہ **(2): جبکہ دوسرے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز** رَحمۃُ اللہِ علیہ۔

حضرت مُعَاویہ و عمر بن عبد العزیز کی باہمی مشابہت

اگر ہم ان دونوں بلند رُتبہ شخصیات کی سیرت کو بغور پڑھیں تو پتا چلتا ہے کہ ان دونوں کی سیرت میں بہت ساری چیزیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ مثلاً حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ اَوَّل مُلوکِ اسلام (یعنی اسلامی تاریخ کے پہلے بادشاہ) ہیں اور آپ کا یہ وَصفِ پاک آسمانی کتاب **تورات شریف** میں بیان ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ اَوَّل مُجَدِّد ہیں۔ حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے وصالِ ظاہری کے بعد یزیدی فتنے کی ابتدا

ہوئی، اسی دوران واقعۂ کربلا بھی پیش آیا، یزید پلید اگرچہ چند ہی سالوں بعد ہلاک ہو گیا تھا، البتہ اس فتنے کے اثرات بعد تک باقی رہے، ایک عرصے تک تاج و تخت پر حِرص و ہَوَس کے سائے منڈلاتے رہے، آخر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لائے اور آپ نے یزیدی فتنے کے باقی اَثرات کو مٹا کر پھر سے خِلافتِ راشدہ کی یاد تازہ فرمائی۔

❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ عِلْم دوست شخصیت تھے، اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے آپ کے دورِ مبارک میں عِلْمِ تاریخ کی باقاعدہ کتابیں لکھی گئیں، اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی عِلْم دوست تھے، **آپ کے دورِ مبارک میں اَحادیثِ کریمہ کو کتابی شکل میں جمع کرنے کا باقاعدہ آغاز ہوا**❀ ایسے ہی اور غور کرتے چلے جائیں: حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی خوفِ خُدا والے تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی خوفِ خُدا والے تھے❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی عدل پسند تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی عدل پسند تھے❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی لوگوں کے خیر خواہ تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی لوگوں کے خیر خواہ تھے

❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے **اَحْلَمُ اُمَّتِی** (یعنی اُمّت میں سب سے بڑھ کر حِلْم والے) کا خطاب عطا فرمایا جبکہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ کو حدیثِ پاک میں **اُمَّت کا بہترین آدمی** فرمایا گیا❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی بہت بڑے عاشِقِ رسول تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی بہت بڑے عاشقِ رسول تھے❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی صحابہ و اَہْلِ بیت سے بے پناہ محبّت کرنے والے، ان کا اَدب و احترام بجالانے والے تھے، حضرت عمر

بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی صحابہ و اَہلِ بیت سے محبّت کرنے والے تھے❀حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے تَبَرُّکات تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی تَبَرُّکاتِ مصطفےٰ سنبھال کر رکھے ہوئے تھے❀اور قربان جائیے! حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے بھی آخری وقت تَبَرُّکاتِ مصطفےٰ قبر میں رکھنے کی وَصِیَّت فرمائی، اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اپنی قبر میں تَبَرُّکاتِ مصطفےٰ رکھنے کی وَصِیَّت فرمائی۔

غرض؛ ان دونوں بلند رُتبہ شخصیات کی پاکیزہ سیرتوں کے بہت سارے پہلو ہیں جو آپس میں ملتے ہیں۔ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان دونوں شخصیات کا عرسِ پاک رَجَبُ الْمُرَجَّب میں ہوتا ہے، حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا وِصَال مبارک 22 رَجب کو ہوا، لہٰذا 22 رَجب کو **یومِ امیرِ مُعاویہ** منایا جاتا ہے، اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ کا وِصال مبارک 25 رَجَب کو ہوا، لہٰذا 25 رَجب کو **یومِ عمر بن عبد العزیز** منایا جاتا ہے۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اسلامک ریسرچ سنٹر (اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ) کو ان دونوں بُلند رُتبہ شخصیات کی سیرت پر کتابیں لکھنے کی سَعادت حاصِل ہوئی ہے: (1): فیضانِ امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ اور (2): حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، یہ دونوں کتابیں مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے! خُود بھی پڑھیئے! گھر والوں کو بھی پڑھائیے! اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

آئیے! یومِ امیرِ مُعاویہ اور یومِ عمر بن عبد العزیز کی مناسبت سے ان دونوں بلند رُتبہ شخصیات کا ذِکرِ خیر کرتے، سنتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکرِ خیر

❁حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عنہ اَوَّل مُلُوکِ اسلام (یعنی اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے بادشاہ) ہیں❁مکہ مکرمہ کے مشہور سردار حضرت ابو سفیان رَضِیَ اللہُ عنہ کے بیٹے ہیں❁آپ کا نامِ پاک: **مُعَاوِیہ** ❁کنیت: **ابو عبد الرحمٰن** اور ❁**ناصِرُ الدِّین** (یعنی دِین کے مدد گار)، **ناصِرُ الحَق** (یعنی حق کے مدد گار) آپ کے اَلقاب ہیں❁حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عنہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت فرمانے سے 5 سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے❁آپ کا قد مبارک دراز (یعنی لمبا) تھا❁رنگت سفید اور خوبصورت❁شخصیت رُعب دار تھی❁سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے❁بہت حِلْم والے، بُردبار، باوقار، مالدار، لوگوں میں سردار، کرم فرمانے والے اور انصاف قائم کرنے والے تھے❁حضرت حُسین بن محمد دِیار بَکری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عنہ رُعب و دبدبہ والے، دُور اندیش، بہادر، سخی اور بُردبار بادشاہ تھے❁حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے صلحِ حُدَیبیہ کے دِن یعنی 6 ہجری میں اسلام قبول کیا۔[1]

جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام نے سلام کیا

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انتہائی بااعتماد صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جنہیں حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ کریم کی کِتابت (یعنی لکھنے) کی ذمہ داری دیتے تھے، ان میں سے ایک حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک دِن حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مُعَاوِیہ کو سلام کہیے کیونکہ وہ کتابُ اللہ (قرآنِ

---

1 ... فیضانِ امیر مُعَاوِیہ، صفحہ: 15-16-17-25 ملتقطاً۔

کریم) کے امین ہیں اور کیا ہی اچھے امین ہیں۔[1]

کاتِب ہے جو کلامِ خُدا و رسول کا، پکّا اُصول کا
ہر زاویہ ہے جس کا ذہانت کا زاویہ، وہ ہے مُعاویہ
راوِی ہے جو حدیثِ رسالت مآب کا،کاتِب کتاب کا
نوکِ زباں ہیں جس کے فیوضِ سَماوِیہ، وہ ہے مُعاویہ

اللہ ورسول مُعَاوِیہ سے محبت کرتے ہیں

تاریخِ اِبْنِ عساکِر میں ہے، ایک دِن پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کے ہاں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنہ بھی وہیں تھے اور آپ کی پیاری بہن یعنی اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنہا ان کے سَر میں کنگھی کر رہی تھیں، بہن بھائی کا یہ پیار بھرا انداز دیکھ کر اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اُمِّ حبیبہ! کیا تم مُعَاوِیہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کیا: یہ میرے بھائی ہیں، بھلا ان سے محبت کیوں نہ ہو گی؟ مالِکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ ورسول بھی مُعَاوِیہ سے محبت کرتے ہیں۔**[2]

معاویہ کے پیار سے ہمارا بیڑا پار ہے | گناہ بخشوائے گی شفاعتِ معاویہ

امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کی امامِ حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنہ سے محبت

حضرت اِبْنِ بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنہ حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے امامِ حسن

---

1 ...البدایہ والنھایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:514ملتقطاً۔
2 ...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:59، صفحہ:89۔

مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ سے کہا: آج میں آپ کو وہ نذرانہ پیش کروں گا جو کبھی کسی نے دوسرے کو نہ کیا ہو گا۔ پھر حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے 4لاکھ دِرْہم پیش فرمائے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں:

ایک بار حضرت امیرِ مُعَاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں 40 کروڑ رقم بطور نذرانہ پیش کیا۔ جب امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عنہ حضرت امیرِ مُعَاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس آتے تو امیرِ مُعَاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ انہیں اپنی جگہ بٹھاتے، خود سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے، کسی نے پوچھا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ ہم شکلِ مصطفٰے (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہیں، میں اس مشابہت کا احترام کرتا ہوں۔[2]

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصْحاب و اَہْلِ بیت کا | ہے خُدائے مصطفٰے اَصْحاب و اَہْلِ بیت کا
آل و اَصْحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ | میں فقط ادنیٰ گدا اَصْحاب و اَہْلِ بیت کا

امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے 2 اعلیٰ اَوْصاف

ایک طَوِیل حدیثِ پاک ہے، جس میں پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کے خصوصی اَوْصاف بیان فرمائے ہیں، اس حدیثِ پاک میں حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے 2 خصوصی اَوْصاف بیان کرتے ہوئے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَمُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَحْلَمُ اُمَّتِیْ وَاَجْوَدُھَا اور معاویہ بن ابو سفیان میری اُمَّت میں سب سے بڑھ کر حِلْم والے اور بہت سخی ہیں۔[3]

---

1 ...سیر اعلام النبلاء، معاویہ بن ابی سفیان، جلد:4، صفحہ:309۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:461۔
3 ...بغیۃ الباحث، کتاب: المناقب، باب: فیما اشترک فیہ، جلد:1، صفحہ:893، حدیث:965۔

پیارے اسلامی بھائیو! حِلْم حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خصوصی وَصف ہے۔ یومِ امیر معاویہ تشریف لا رہا ہے، یومِ امیر معاویہ کی نسبت سے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حِلْم اپنائیں۔

حِلم کے فضائل

حِلْم کا معنیٰ ہے: بُردباری، تحمل، نرم دِلی۔ غُصَّہ پی جانے، برداشت کرنے کو حِلْم کہتے ہیں۔ احادیثِ کریمہ میں حِلْم کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں۔ **(1):** دو عالَم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک انسان حِلْم کی وجہ سے عبادت گزار اور روزہ دار کا درجہ پا لیتا ہے۔[1] **(2):** سرورِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حلم والا انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سردار ہوتا ہے۔[2]

صحابیٔ رسول، حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صدقے اللہ پاک ہمیں بھی حِلْم کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکرِ خیر بھی کر لیتے ہیں:

حضرت عمر بن عبد العزیز کا ذکر خیر

منقول ہے ایک مرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے تھے، راستے میں ایک میدان میں آپ نے ایک مُردہ سانپ دیکھا۔ (شاید آپ کی نگاہِ وِلایت سانپ کی حقیقت کو پہچان گئی تھی) آپ نے گڑھا کھودا اور سانپ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دَفن کر دیا۔ اچانک غیب سے ایک آواز سنائی دی: اے سُرَّق! تم پر

1 ...معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:369، حدیث:6273۔
2 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جز:3، جلد:2، صفحہ:55، حدیث:5807۔

اللہ پاک کی رحمت ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: اے سُرَّق! تم ایک چٹیل میدان میں مرو گے اور تمہیں میری **اُمت کا بہترین آدمی** دَفن کرے گا۔ یہ غیبی آواز سن کر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آواز دینے والے سے پوچھا: اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، تم کون ہو؟ اس نے کہا: ہم جنّات میں سے ہیں اس کا نام سُرَّق ہے، ہم اُن جِنّات میں سے ہیں جنہوں نے مدینے کے تاجدار، دو عالم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت کی ہے، ہم دونوں کے سوا اُن میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہا، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا تھا: اے سُرَّق! تم چٹیل میدان میں دم توڑو گے اور تمہیں میرا بہترین اُمّتی دَفن کرے گا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس ایمان افروز واقعہ سے 2 باتیں معلوم ہوئیں:

(1): یہ کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں جانتے ہیں، تبھی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُس صحابیٔ رسول جِنّ سُرَّق کو اُن کی وفات کے مقام کے متعلق بھی بتادیا اور یہ بھی بتادیا کہ انہیں کون شان و عظمت والا دَفن کرنے کی سَعادت حاصِل کرے گا۔

سب مِثلِ ہتھیلی پیشِ نظر، ہر غیب عَیاں ہے سینے پر
یہ نورِ نظر، یہ چشمِ بَصَر، یہ علم و حکمت کیا کہنا...!![2]

(2): **پیارے اسلامی بھائیو!** اس واقعہ سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُمّت کے بہترین آدمیوں میں سے ایک ہیں۔

1 ...دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد:6، صفحہ:494۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:86۔

خیر و بھلائی والا ایک عَمَل

عظیم عالمِ دِین، بہت بڑے محدِّث، عاشِقِ رسول، کروڑوں حنبلیوں کے امام، حضرت امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِذَا رَاَیْتَ الرَّجُلَ یُحِبُّ عُمَرَبْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَیَذْکُرُ مَحَاسِنَہٗ وَیَنْشُرُھَا فَاعْلَمْ اَنَّ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ خَیْرًا اِنْ شَآءَ اللہُ یعنی جب تم دیکھو کہ کوئی شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبت رکھتا ہے اور ان کی خوبیاں بیان کرنے اور انہیں عام کرنے کا اِہتِمام کرتا ہے تو جان لو کہ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے۔[1]

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عظیم تابِعی بزرگ ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عمر اور کنیت: ابو حفص ہے ❁ آپ کی والدۂ محترمہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی پوتی تھیں۔[2] اس لحاظ سے حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رگوں میں بھی فاروقی خون تھا ❁ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے تھے: میری اَوْلاد میں سے ایک شخص ہو گا، جس کے چہرے پر زخم کا نشان ہو گا، وہ زمین کو عدل و اِنْصاف سے بھر دے گا۔[3]

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اس مبارک فرمان کے مِصْدَاق حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی تھے ❁ آپ 25 سال کی عمر مبارک میں مدینہ مُنَوَّرہ کے گورنر بنے ❁ بعد میں آپ نے خود ہی کسی سبب سے یہ عہدہ چھوڑ دیا ❁ اس کے کافی عرصہ بعد جب خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا انتقال ہوا تو آپ خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِین و اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین مقرر ہوئے۔

1 ...سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز لابنِ جوزی، صفحہ: 74۔
2 ...حضرتِ سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حِکایات، صفحہ: 30۔
3 ...سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز لابنِ جوزی، صفحہ: 11۔

میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی

پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وقت کے خلیفہ تھے، اس کے باوُجُود آپ بہت عاجزی و انکساری کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت آپ کے ہاں کوئی مہمان آیا، آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ قریب تھا کہ چراغ بجھ جاتا۔ مہمان نے عَرض کی: میں اُٹھ کر ٹھیک کر دیتا ہوں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لَیْسَ مِنْ کَرَمِ الرَّجُلِ اَنْ یَّسْتَخْدِمَ ضَیْفَهٗ یعنی مہمان سے خِدْمَت لینا عزّت دار آدمی کا طریقہ نہیں۔ مہمان نے کہا غُلام کو جگا دوں؟ فرمایا: وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ پھر آپ خود اٹھے اور چراغ کو تیل سے بھر دیا۔ مہمان نے کہا: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِین! آپ نے خود ذاتی طور پر یہ کام کیا؟ فرمایا: ذَهَبْتُ وَاَنَا عُمَرُ، وَرَجَعْتُ وَاَنَا عُمَرُ جب میں (اِس کام کے لئے) گیا تو بھی عمر تھا اور جب واپس آیا تو بھی عمر تھا، میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی اور بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ پاک کے ہاں تواضُع کرنے والا ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کس قدر عاجزی فرمائی، اللہ پاک ہمیں بھی عاجزی و انکساری کی توفیق نصیب فرمائے۔ بات واقعی سچّی ہے ❁ جو تکبر کرتا ہے، ہے تو وہ بھی انسان، وہ بھی مٹی سے ہی بنا ہے، اس کے بھی 2 ہاتھ، 2 پاؤں، 2 آنکھیں، 2 کان ہیں اور ❁ جو عاجزی اختیار کرتا ہے، وہ بھی انسان ہی ہے، وہ بھی اللہ پاک کا بندہ ہی ہے۔ ایک کے عاجزی کرنے اور دوسرے کے تکبر کرنے سے ان کی ہستی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں! فرق پڑتا ہے انجام میں، تکبر کا انجام ذِلّت و ہلاکت

---

1 ... احیاءُ علومِ الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان اخلاقِ المتواضعین...الخ، جلد: 3، صفحہ: 435۔

ہے جبکہ عاجزی و انکساری کا انجام بلندی ہے۔ نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو اللہ پاک کے لئے عاجِزی اختیار کرے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ پاک اسے ذلیل کر دے گا، پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خِنزِیر سے بھی بدتَر ہو جاتا ہے۔[1]

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا | یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جب سلام کرنا بھول گئے

ایک مرتبہ چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور بغیر سلام کئے ہی اُن کے پاس بیٹھ گئے، جب آپ کو یاد آیا تو اپنی جگہ سے اُٹھے، سب کو سلام کیا، پھر تشریف فرما ہوئے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! سُنَّت پر عمل کرنے کا کیسا حسین جذبہ ہے...!! مگر افسوس! آج کل ہمارا حال تشویشناک ہے، ہمارے ہاں لوگ آپس میں ملتے وقت سُنّت کے مطابق سلام کرنے کی بجائے ❁ آداب عرض ❁ کیا حال ہے؟ ❁ مزاج شریف ❁ صبح بخیر ❁ شام بخیر وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے اِبتدا کرتے ہیں، یہ **خلافِ سنت** ہے۔ رُخصت ہوتے وقت بھی ❁ خدا حافِظ ❁ گڈبائے ❁ ٹاٹا وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہیے۔ ہاں **رخصت**

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، جز:3، جلد:2، صفحہ:50، حدیث:5734۔

2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

3 ... سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ:51۔

ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے کے بعد اگر خدا حافِظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔

یہ اسلامی سلام نہیں

صحابیِ رسول حضرت ابو راشِد عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں چھوٹا تھا، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا تو میں نے کہا: اَنْعِمْ صَبَاحاً (یہ عربی ہے، اس کا انگلش ترجمہ بنے گا: **Good Morning**) یعنی صبح بخیر۔ رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تو مسلمانوں کا سلام نہیں ہے، جب تم کسی کے پاس جاؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ (1)

سلام کرنے کی عادت بنالیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔ (2) ہمیں بھی عادت بنانی چاہئے، پہلے سلام کریں، پھر کلام کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا، آپس میں اِتفاق و اِتحاد اور اُخُوّت و محبّت میں بھی اِضافہ ہو گا۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا تم اس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہو سکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ! وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اور تم اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو! پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں، جس پر عمل کرکے تمہاری آپس میں محبت بڑھ جائے؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ آپس میں سلام کو عام کرو۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...الکنیٰ والاسماء، جلد: 1، صفحہ: 56، حدیث: 217 ملتقطاً۔
(2)...بہارِ شریعت، جلد: 3، صفحہ: 459، حصہ: 16۔
(3)...ابوداؤد، کتابُ الادب، باب اِفْشَاءُ السلام، صفحہ: 809، حدیث: 5193۔

نَماز پنجگانہ کا اہتمام

پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کی ایک مبارک عادَت یہ بھی تھی کہ آپ خِلافت کی دِن رات کی مَصرُوفیات کے باوُجُود **نَماز پنجگانہ** نہایت پابندی کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے تھے۔ اَذان کی آواز صاف طور پر سننے کے لئے گھر میں مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی کھڑکی بنا رکھی تھی، اگر مُؤَذِّن اَذان دینے میں دیر کرتا تھا تو آدمی بھیج کر کہلوا دیتے کہ وقت ہو گیا ہے۔[1] جب مُؤَذِّن اَذان دیتا تو کوشش کرتے کہ اَذان کی آواز کے ساتھ ہی مسجِد میں داخِل ہو جائیں۔[2]

بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہئے	آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز
جو مسلمان پانچوں نمازیں پڑھیں	لے چلے گی انہیں سُوئے جنّت نماز[3]

سُنَّت پر عمل کا جذبہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُاللہِ عَلَیۡہ سنّتِ خیرُ الْاَنام (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر عمل کی بھرپور کوشِش کیا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیۡہ گورنرِ مدینہ تھے تو حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِمِ خاص اور عظیم صحابی حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنۡہ عراق سے مدینۂ منوَّرہ آئے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کے پیچھے نَماز پڑھی۔ انہیں حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کی نَماز بہت پسند آئی، آپ نے نَماز کے بعد فرمایا: مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ بِصَلَاۃِ النَّبِیِّ مِنْ ھٰذَا الْغُلَامِ یعنی میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسولِ اکرم، نُورِ

[1] ...سیرۃ ومناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ: 211۔
[2] ...الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد: 5، صفحہ: 278۔
[3] ...وسائلِ فِردَوس، صفحہ: 22۔

مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہ نَماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نَماز اطمینان اور سکون سے پڑھنی چاہئے تاکہ ہماری نَماز قبولیت کی مِعراج تک پہنچ سکے، حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر نَماز کے لئے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، سجود اور قِراءَت کو مکمّل کرے تو نماز کہتی ہے: اللہ پاک تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر نَماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس کے لئے چمک اور نور ہوتا ہے۔ پس اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نَمازی کی شَفاعت کرتی ہے اور اگر وہ اس نماز کا رُکوع، سجدے اور قِراءَت مکمّل نہ کرے تو نماز کہتی ہے: اللہ پاک تجھے ضائع کر دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔[2]

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
آؤ مسجد میں جُھک جاؤ ربّ کے حُضُور | تم کو دِلوائے گی حق سے رِفعَت نماز[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...سیرۃ ومناقب عمر بن عبد العزیز لابنِ جوزی، صفحہ: 34۔
2 ...شُعَبُ الْاِیمان، جلد: 3، صفحہ: 144، حدیث: 3140۔
3 ...وسائلِ فردوس، صفحہ: 22۔

عالِمِ دِین کا ادب و احترام

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ جب مدینۂ منورہ کے گورنر تھے، اس وقت بھی اور جب خلیفہ بنے، تب بھی عُلَمائے کرام کا بہت ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اڑھائی سال کے مختصر عرصے میں دُنیا میں انقلاب برپا کر ڈالا، آپ کی کامیاب ترین خِلافت کو خلافتِ راشدہ کہا جاتا ہے، آپ کی اس بے مثال کامیابی کا ایک سبب **علمائے دِین** کی قدر دانی بھی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذِکْر ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ مدینۂ منورہ کے گورنر تھے، آپ نے ایک قاصِد حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے ایک مسئلہ پوچھ آئے۔ قاصد نے غلطی سے کہہ دیا کہ آپ کو امیر بلاتے ہیں، حضرت سعید رَحمۃُ اللہِ علیہ کسی حاکم یا خلیفہ کے پاس جانے کے عادی نہیں تھے لیکن بُلاوا حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ جیسی عِلمی شخصیت کی جانب سے تھا، اس لئے حضرت کو ان کے بلانے پر انکار گوارا نہ ہوا، فوراً جوتے پہنے اور قاصِد کے ساتھ ہو لئے، جب حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ علیہ نے دیکھا کہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحمۃُ اللہِ علیہ بنفسِ نفیس تشریف لا رہے ہیں تو وضاحت کی: حضور! ہم نے قاصِد آپ کو بُلانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ وہ آپ سے مسئلہ دریافت کر آئے۔ یہ اس کی غلطی ہے کہ اس نے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دی، خُدارا! آپ واپس اپنی جگہ تشریف لے جائیں، ہمارا قاصد وہیں آکر آپ سے مسئلہ دریافت کرے گا۔[1]

عُلَما کا اَدَب کیجئے!

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی عُلَمائے کرام کے ادب و احترام کی توفیق نصیب

---

1 ... الطبقات الکبری لابن سعد، جلد:2، صفحہ:291۔

فرمائے۔ یقین مانیئے! آج مسلمانوں کے حالات تنزُّلی کی طرف مائِل ہیں، اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ لوگوں کے دِل میں عُلَمائے کرام کا ادب کم سے کم ہوتا جارہا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِنِ اسْتَطَعْتَ فَكُنْ عَالِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَكُنْ مُتَعَلِّمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاَحِبَّهُمْ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَلَا تُبْغِضْهُم یعنی اگر تم سے ہو سکے تو عالِم بنو، یہ نہ ہو سکے تو طالِبِ عِلْم بنو، یہ بھی نہ ہو سکے تو علمائے کرام سے محبت ہی رکھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ان سے بُغض تو نہ رکھو۔ پھر فرمایا: جس نے اس نصیحت کو قبول کر لیا، اللہ پاک اُس کے لئے نَجات کا کوئی راستہ نکال ہی دے گا۔ [1]

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے | اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کبھی جھوٹ نہ بولا

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پہلے سلیمان بن عبد الملک خلیفہ تھا، ایک مرتبہ خلیفہ سلیمان اور حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے درمیان کسی موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی، اس دوران خلیفہ سلیمان نے بگڑ کر کہا: آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس پر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے معلوم ہوا کہ جھوٹ آدمی کو نقصان دیتا ہے، **آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔** [3]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جھوٹ سے

1 ...سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ: 118۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 699۔
3 ...سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ: 28۔

کس قدر نفرت تھی! اور جھوٹ سے نفرت ہونی بھی چاہئے مگر صد افسوس! آج کل کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور ترقی کی علامت جبکہ سچ کو بے وقوفی اور ترقی میں رُکاوٹ تصور کیا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو لوگ اپنے مقاصِد کے لئے جھوٹی قسم بھی اُٹھالیتے ہیں(اَسْتَغْفِرُ الله!)۔

یاد رکھئے! جھوٹ بولنے والا دنیا میں چاہے کتنی ہی کامیابیاں سمیٹ لے، آخِرت میں ناکامیاں اور رُسوائیاں اُس کا استقبال کریں گی، ہمیں چاہئے کہ اپنی زَبان کو جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:(1): اَلَا اِنَّ الْكِذْبَ يُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالنَّمِيمَةَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی جھوٹ، انسان کو رُسوا کر دیتا ہے اور چُغلی عذابِ قبر کا سبب بنتی ہے۔[1] (2): ایک روایت میں ہے: اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ یعنی جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس سے نکلنے والی بدبُو کے سبب فِرِشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔[2] (3): مُسلِم شریف کی روایت میں ہے: سچ بولنا نیکی کی طرف اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے صِدّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا گُناہ کی طرف اور گُناہ دوزخ میں لے جاتا ہے، بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے کَذّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔[3]

میں جھوٹ نہ بُولوں، کبھی گالی نہ نِکالوں | اللہ! مَرَض سے تُو گناہوں کے شِفا دے
میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ | چُپ رہنے کا اللہ! سلیقہ تُو سِکھا دے

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، الترہیب من النمیمۃ، صفحہ:895، حدیث:6۔
2 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصدق والکذب، صفحہ:481، حدیث:1972۔
3 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب...الخ، صفحہ:1007، حدیث:2607۔

اَخلاق ہوں اچھّے مرا کردار ہو سُتھرا | محبوب کا صَدقہ تُو مجھے نیک بنا دے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ کا جَدوَل

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ حضرت فاطمہ بنت عبدُالملک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا فرماتی ہیں: ❁ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی ذات کو مسلمانوں کے لئے اور اپنے ذہن کو ان کے کاموں کے لئے فارِغ کر لیا تھا ❁ اگر شام ہو جاتی اور وہ مسلمانوں کے کام سے فارِغ نہ ہوئے ہوتے تو دن کے ساتھ رات بھی ملا لیتے اور رات گئے تک کام کرتے رہتے ❁ جب یومیہ کام ختم ہو جاتے تو اپنا چراغ منگوا لیتے، پھر 2 نَفل پڑھتے اور سر گھٹنوں پر رکھ کر اُکڑوں (پاؤں کے بل بیٹھنے کا وہ انداز جس میں زانو پیٹ سے گھٹنے سینے سے اور ایڑیاں پنڈلیاں رانوں سے ملی رہیں) بیٹھ جاتے ❁ کچھ ہی دیر میں رُخساروں پر آنسوؤں کی دھاریں بہنا شروع ہو جاتیں اور اس قَدر دَرد کے ساتھ روتے کہ گویا ان کا دل پھٹ جائے گا اور رُوح نکل جائے گی، رات بھر یہ کیفیت رہتی، جب صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیتے۔[2]

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مَست و بے خُود میں تیری وِلا میں | پلا جام ایسا پلا یاالٰہی![3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت ہو تو ایسی ہو!

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے انتقال کے بعد ان کی زوجۂ محترمہ حضرت

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 115۔
2 ...سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ: 150۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105۔

فاطمہ بنتِ عبد الملک رَحمۃُ اللہِ علیہا بہت زیادہ رویا کرتیں یہاں تک کہ اُن کی بینائی جاتی رہی۔ آپ سے جب اتنا رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ پاک کی قسم! مجھے وہ عجیب و غریب اور دَرد بھرا منظر رُلاتا ہے، جو میں نے ایک رات دیکھا۔ اس رات میں یہ سمجھی کہ کوئی اِنتہائی ہولناک منظر دیکھ کر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ حالت ہو گئی ہے اور آج رات آپ کا اِنتقال ہو جائے گا۔ اُس رات میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے، جب قراءَت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے:

یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾ وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾ (پارہ:30، سورۃ قارعہ:4-5)	ترجمۂ کنزُالایمان: جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہوں گے جیسے دُھنکی (دھنی ہوئی) اُون۔

تو یہ آیت پڑھتے ہی ایک زور دار چیخ مار کر فرمایا: **ہائے! اس دن میرا کیا حال ہو گا؟ ہائے! وہ دن کتنا کٹھن و دشوار ہو گا۔** پھر منہ کے بَل گر پڑے اور منہ سے عجیب و غریب آوازیں آنے لگیں پھر ایک دم ایسے خاموش ہو گئے کہ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں دَم نہ نکل گیا ہو! کچھ دیر بعد انہیں ہوش آیا تو فرمانے لگے: **ہائے! اس دن کیسا سخت معاملہ ہو گا** اور آہ وزاری کرتے ہوئے بے قراری سے صحن میں چکر لگانے لگے اور فرمایا: **ہائے! اس دن میری ہلاکت ہو گی جس دن آدمی پھیلے ہوئے پتنگوں کی طرح اور پہاڑ دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔** ساری رات ان کی یہی کیفیت رہی۔ جب صبح فجر کی اَذانیں شروع ہوئیں تو دوبارہ گر پڑے، اب کی بار تو میں سمجھی کہ روح پرواز کر گئی ہے مگر کچھ دیر بعد ان کو ہوش آ ہی گیا۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت فاطمہ بنتِ عبد الملک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جب

بھی مجھے وہ رات یاد آتی ہے تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگتے ہیں۔[1]

خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو | خاکِ طیبہ کا واسطہ یاربّ!
میرا نازُک بدَن جہنّم سے | از طُفیلِ رضا بچا یاربّ![2]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے خوفِ خُدا والے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں، نیکیاں نام کو بھی پلّے نہیں ہیں اور حال یہ ہے کہ جہنّم سے گویا بالکل ڈر ہی نہیں لگتا، زِندگی عیش و عشرت میں گزرتی جارہی ہے، غفلت طاری ہے، کھیل کُود، فضولیات میں مَصرُوف ہیں، نہ قبر کی فِکْر، نہ حشر کی فِکْر، نہ حسابِ قیامت کا کھٹکا، نہ پُلِ صراط کا خیال...!! بس غفلت ہی میں صبح ہوتی ہے، غفلت ہی میں شام ہو جاتی ہے۔ کاش! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا صدقہ ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی! | بُری عادتیں بھی چھڑا یا الٰہی!
تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

خَوفِ خُدا کے فضائل پر 3 احادیث

(1): حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 2 نہایت اہم چیزوں کو نہ بھولنا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: 2 چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جنت اور دوزخ۔ یہ فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رونے لگے حتی کہ آنسوؤں سے آپ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری

---

1 ...سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ: 223۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 80۔

جان ہے !اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو جنگلوں میں نکل جاؤ اور اپنے سروں پر خاک ڈالنے لگو۔[1] (2): آخری نبی ،رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس مومن بندے کی آنکھوں سے اللہ پاک کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلیں اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ جائیں تو اللہ پاک اسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔[2]

(3): فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جب اللہ پاک کے خوف سے بندے کا بدن لرزنے لگے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے ہوئے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔[3]

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم | ترے خوف سے یا خدا یاالٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی![4]

اَمیرُ الْمُؤمِنِین کی تَبَرُّکات سے محبت

پیارے اسلامی بھائیو! اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں جیسے خوفِ خُدا بہت زیادہ بھرا ہوا تھا، ایسے ہی آپ عشقِ رسول کی بھی چلتی پھرتی تَصوِیر تھے، آپ کا ایک بہت ہی پیارا اور عشق بھرا وَصف یہ بھی ہے کہ آپ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات کا بہت ادب کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بہت سے تبرکات تھے مثلاً پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا بستر مبارک، پیالہ، چادر اور عصا شریف وغیرہ، حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان تبرکاتِ شریفہ کے لئے ایک کمرہ خاص کر رکھا تھا اور روزانہ ان کی زیارت کیا کرتے تھے۔[5]

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، جلد:3، صفحہ:190، حدیث:102۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحزن والبکاء، صفحہ:681، حدیث:4197۔
3 ...شُعَبُ الایمان، جلد:1، صفحہ:491، حدیث:803۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔
5 ...سیرۃ ومناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ:253۔

وِصَال کے وقت آپ نے وَصِیَّت فرمائی کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُوئے مبارک اور ناخُنِ پاک کفن میں رکھ دیئے جائیں، چنانچہ آپ کی وَصِیَّت پُوری کی گئی اور آپ کو موئے مبارک اور ناخُن شریف کے ساتھ ہی دَفن کیا گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ کریم! ہمیں بھی عشقِ رسول کا کمال نصیب فرمائے۔ کاش! ہم گنہگاروں پر بھی کرم ہو اور قبر میں رکھنے کے لئے چند تبرکات نصیب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قسمت ہی سَنْوَر جائے گی۔ اللہ پاک کی حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعْمَال

پیارے اسلامی بھائیو! اس پُرفتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دِینی ماحول اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی نیک، نمازی بنانے والی، دُنیا بھر میں سنتوں کا ڈنکا بجانے والی دینی تحریک ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **نیک اَعْمَال** بھی ہے۔ یہ مختصر سارِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے اور چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (**www.dawateislami.net**) سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں **Naik Amal** ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، اس میں مختلف نیک اَعْمَال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں، ہر سُوال کے نیچے 30 خانے

ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمَال کا جائزہ لیجئے، اوراس کے مُطابِق زِندگی گزاریئے،اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اَٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، مَیں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف (**Introduction**) کروایا، رسالہ **نیک اَعْمَال** میں دَرج نیکیوں بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر مَیں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُنَاہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، مَیں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل وجان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمدللہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے،

گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔

خوب مَدنی قافِلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین!
مَدنی اِنعامات کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین![1]

نوٹ: **پیارے اسلامی بھائیو!** دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ **(Madani Qaida)**۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو **(Audio)** شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک **(Click)** کریں گے، آڈیو **(Audio)** میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق **(Practice)** کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ

---

1 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 258۔

وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔(2) (2): جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔(3)

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفٰے بلکہ سُنّتِ انبیا ہے ❀ نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی صحابی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ❀ اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے(4) ❀ اور عِیَادت کے لئے اگر مدینۂ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم) کی

---

1 ...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
3 ...ابوداؤد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ:500، حدیث:3097۔
4 ...مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔

عیادت فرماتے۔(1) مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔(2) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے)(3)

عیادت اور بہت سارے روحانی علاج سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیمار عابد** پڑھ لیجئے۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** اور رسالہ **بیمار عابد** خریدیئے اور پڑھیے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ: 331، حدیث: 925 خلاصۃً۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 407۔
3 ... بخاری، کتاب: المناقب، صفحہ: 919، حدیث: 3616۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحْمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1) ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔
(2) ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ:65۔

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴾6﴿ دُرودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ:277۔
2 ...اَفْضَلُ الصلاة، صفحہ:149۔
3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ:125۔
4 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ (2)

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

2 ...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔